Digitized by Khilafat Library Rabwah

118

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ . ۳۰ ہجرت ۱۳۵۱ ہش . ۳۰ مئی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۲۰

آج دنیا بھر میں جماعتِ احمدیہ کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ اسے خدا تعالیٰ نے خلافت کی نعمت سے نوازا

ہمیں دعاؤں، قربانیوں اور کامل اطاعت کا نمونہ دکھا کر خلافت کے فیوض کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنا چاہیئے

یوم خلافت کی تقریب پر ربوہ کے جلسہ عام میں علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۲۷ ہجرت ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۲۷ مئی ۱۹۷۲ء) آج یہاں پر یوم خلافت کی مبارک تقریب پر بزرگان جماعت اور علماء سلسلہ نے تقاریر کرتے ہوئے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کیا کہ اس نے آج دنیا کے پردے پر صرف جماعت احمدیہ کو ہی خلافت کے بابرکت آسمانی انعام سے نوازا اور اس کے ذریعے سے وحدت و اتحاد کی لڑی میں منسلک کر کے ایک ایسی روحانی قیادت عطا فرمائی جو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کی برکات کی حامل ہے۔ یہ اسی کی برکت ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ فاضل مقررین نے اس امر پر زور دیا کہ ہمیں دعاؤں، قربانیوں اور کامل اطاعت کے ذریعے ایمان بالخلافت کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہیئے تا کہ خلافت کے فیوض و برکات کو ہم زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکیں اور ہمیشہ یہ نعمت ہمیں حاصل رہے۔

یہ جلسہ عام صبح سات بجے مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اہل ربوہ کثرت کے ساتھ اس میں شامل ہوئے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا اس لئے وہ بھی جلسہ کی تقاریر سے مستفید ہوئیں۔

مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے تلاوت قرآن پاک کے ذریعے کارروائی کا آغاز کیا جس کے بعد مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک مشہور نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ پروگرام میں پہلی تقریر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی تھی مگر چونکہ وہ تشریف نہ لا سکے تھے اس لئے ان کی جگہ صدر جلسہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے "سلسلہ احمدیہ میں خلافت کا قیام" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ میں قیام خلافت پر چونسٹھ برس گذر چکے ہیں اور آج پینسٹھویں سال کا پہلا دن شروع ہونا ہے۔ اس عرصہ میں خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کی برکات کا ہم نے متواتر مشاہدہ کیا ہے۔ آپ نے مختصر طور پر بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر حضور کے ارشاد مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق اور آیت استخلاف کے ماتحت جماعت میں خلافت قائم ہوئی اور جماعت نے متفقہ طور پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واجب الاطاعت خلیفہ منتخب کیا اور خود ان لوگوں نے بھی اس کی تائید کی جو بعد میں خلافت سے برگشتہ ہو گئے۔ یہ خلافت ہی کی برکت ہے کہ ہم خدا کے فضل سے ترقی کرتے چلے گئے۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ خلافت کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہم پر ایک بہت بڑا فضل کیا ہے۔ ہمیں اپنے عمل سے ثابت کر دینا چاہیئے کہ ہم اس کی واقعی قدر کرتے ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کے بے حد شکرگزار ہیں۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم حکیم سید عبد الہادی صاحب نے خلافت کے موضوع پر اپنی نظم پڑھی جس کے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے خلافت اور انجمن کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں قرآن کریم، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی رو سے واضح کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین خلیفہ ہی ہو سکتا تھا نہ کہ انجمن۔ آپ نے بتایا کہ خود منکرین خلافت نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر اپنے عمل سے اس کی تائید کی اور پھر ایک لمبے عرصہ کے تجربہ کے بعد وہ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے کہ ترقی کیلئے واقعی واجب الاطاعت امیر اور امام کا ہونا ضروری ہے۔ فاضل مقرر نے ان وساوس کا بھی ازالہ کیا جو اس سلسلے میں منکرین خلافت کی طرف سے پھیلائے جاتے ہیں۔

آپ کی تقریر کے بعد جامعہ احمدیہ کے ایک طالب علم مکرم زکریا خان صاحب نے "خلیفہ خدا بناتا ہے" کے موضوع پر تقریر کی اور قرآن کریم، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے خلفاء کے ارشادات سے اس امر کو واضح کیا کہ واقعی خلیفہ ہمیشہ خدا خود بناتا ہے۔ اور پھر ہر لمحہ اس کی مدد فرماتا ہے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۵ ہجرت کو ایک دو روز کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے تھے۔

حضور نے اپنے بعد افریقین مبلغ اسلام مکرم مولوی عبد الوہاب آدم صاحب آف غانا کو جو ان دنوں ربوہ میں ہیں امیر مقامی اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کو نائب امیر مقامی مقرر فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۷ ہجرت کو دوپہر کے وقت بخیریت واپس ربوہ تشریف لے آئے۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی اور حضور کے اہل بیت کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۹ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل سے سر درد کی شدید تکلیف ہے

احباب توجہ کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے آمین

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اکثر مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز رہتی ہے۔

احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ ۲۶ ہجرت۔ آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۃ الانبیاء کی آیت افلا یرون انا ناتی الارض ننقصھا من اطرافھا افھم الغالبون کی تفسیر کرتے ہوئے ہر طرح کی مخالفتوں کے باوجود الٰہی سلسلوں کی کامیابی کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو بھی اپنے وعدہ کے مطابق بتدریج ترقی عطا فرمائی۔ حتیٰ کہ مخالفین نے بھی اس کا اعتراف کیا۔

آپ نے فرمایا، ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گذاری کے احساس کے ساتھ اپنی کوششوں اور قربانیوں کو تیز سے تیز تر کر دینا چاہیئے۔ تا کہ ہم پہلے سے بھی زیادہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل کرتے چلے جائیں۔

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ ہجرت ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسمان کے دروازے کب اور کس طرح کھلتے ہیں

اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کو اُسی وقت اور اُس زمانہ میں مبعوث فرماتا ہے جب لوگ بالعموم خدا تعالیٰ سے برگشتہ ہو کر تمامتر دُنیا کی طرف جھک جاتے ہیں۔ وہ یکسر اس امر سے غافل ہو جاتے ہیں کہ ان کا کوئی پیدا کرنے اور ان کی ربوبیت کرنے والا ایک خدا ہے اور انہوں نے اس کی طرف ہی لوٹ کر جانا اور اُس کے حضور اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔

عام گمراہی کے ایسے زمانہ میں جبکہ لوگ خدا اور عالم معاد کو بھول کر دُنیا ہی کے پیچھے سرپٹ بھاگ رہے ہوتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مامور پر ایمان لاتے اور اس کی پیروی کرنے کا عہد باندھتے ہیں ان کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے انعامات کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ اُس وقت اُن کے لئے موقع ہوتا ہے کہ وہ اخلاص و وفا اور خدمت و فدائیت کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اور تعلق باللہ میں ترقی کر کے اللہ تعالےٰ کے انعامات حاصل کریں اور کرتے ہی چلے جائیں۔ اس وقت اکثر لوگوں کے دُنیا اور اسکے عیش و عشرت میں منہمک ہونے کے باعث تعلق باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کا میدان خالی ہوتا ہے ایسے حالات میں جو معدودے چند لوگ بھی مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں پیش کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے اِس نمونہ سے بہت خوش ہوتا ہے اور انہیں اپنے غیر معمولی انعاموں سے نوازتا چلا جاتا ہے۔ یہ انعامات انہیں اِس دنیا میں بھی ملتے ہیں اور اخروی جہان میں بھی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح فرمایا ہے کہ ہر نبی کے زمانہ میں ایسا ہی ہوتا رہا ہے کہ دُنیا میں عام پھیلی ہوئی گمراہی کے باوجود جن لوگوں نے اُس نبی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہ میں قدم مارا اور استقامت کا ثبوت دیا خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے انعاموں سے ضرور نوازا اور اُس وقت تک نوازتا چلا گیا جبتک کہ انہوں نے یا اُن کی نسلوں نے خدا تعالیٰ سے رُوگردانی اختیار نہ کر لی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے متعدد انبیاء کرام اور اُن کے حقیقی متبعین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّیَّۃِ اِبْرٰہِیْمَ وَاِسْرَآءِیْلَ وَمِمَّنْ ہَدَیْنَا وَاجْتَبَیْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُکِیًّا ۝ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِہِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّہَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ۝ (مریم آیات ۵۹، ۶۰)

یہ سب کے سب وہ لوگ تھے جن پر خدا نے نبیوں میں سے انعام کیا تھا۔ ان نبیوں میں سے جو آدم کی اولاد تھے اور جو اُن لوگوں کی اولاد تھے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں بچایا اور یہ وہ لوگ تھے جو ابراہیم اور یعقوب کی اولاد تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جن کو ہم نے ہدایت دی اور اپنے لئے منتخب کر لیا اور ان لوگوں کی ایک خاص صفت یہ تھی) کہ جب ان پر خدائے رحمٰن کی آیات پڑھی جاتی تھیں تو وہ سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے زمین پر گر جاتے تھے۔ پھر ان کے بعد ایک ایسی نسل آئی جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے پس وہ عنقریب گمراہی کے مقام تک پہنچ جائیں گے۔

یہ آیت اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ اللہ تعالیٰ گزشتہ زمانوں میں انبیاء پر ایمان لانے والوں پر بڑے بڑے انعامات کرتا رہا اور انعامات کا یہ سلسلہ اُس وقت تک چلتا چلا گیا یعنی ہرگز ہرگز بند نہیں ہوا جب تک کہ انبیاء کرام کے متبعین کی بعد میں آنیوالی نسلیں اپنے فرائض سے غافل ہو کر خدا کو نہ بھول گئیں اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ کر از سرِ نو گمراہی میں مبتلا نہ ہو گئیں۔

بالآخر جب بحر و برّ میں فساد پھیل جانے کے بعد نبیوں کے سردار خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ظہور میں آئی اور جو لوگ آپؐ پر ایمان لائے تو انپر انعاماتِ الٰہیہ کا دروازہ از سرِ نو کھل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف آپؐ کے حقیقی متبعین کو انعامات سے نوازنے کا وعدہ کیا بلکہ اُن انعامات کی تفصیل بھی بیان کر دی اور بتا دیا کہ ہمارے اس رسولؐ کی پیروی کرنے کے نتیجہ میں انہیں کیسے کیسے عظیم الشان انعاموں سے نوازا جائے گا۔ چنانچہ فرمایا:-

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۝ ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا ۝ (النساء آیات ۷۰، ۷۱)

اور جو لوگ بھی اللہ اور اُس کے رسولؐ کی پیروی کریں گے وہ اُن لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین میں۔ اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔ یہ فضل اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بہت جاننے والا ہے۔

پس مامور من اللہ کی بعثت کا زمانہ اُسکے متبعین کیلئے انعاماتِ الٰہیہ کے حصول کا زمانہ ہوتا ہے وہ آتا ہی اِسلئے ہے کہ انعاماتِ الٰہیہ کے اُن دروازوں کو جنہیں لوگوں نے نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ کر اپنے اُوپر بند کر لیا ہے از سرِ نو کھولدے لیکن یہ دروازے اُن لوگوں پر ہی کھولے جاتے ہیں جو مامور من اللہ پر ایمان لا کر اور اسکی قوتِ قدسیہ سے فیضیاب ہو کر نفسانی خواہشات کی غلامی سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ پھر یہ دروازے اُسوقت تک بند نہیں ہوتے جبتک کہ اُن انعام یافتہ لوگوں کی بعد میں آنیوالی نسلیں پھر نفسانی خواہشات کی غلامی میں گرفتار ہو کر اپنے آپکو انعاماتِ الٰہیہ کے حصول سے محروم نہ کر لیں۔ اور جب یہ ایک دفعہ بند ہو جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے کسی مامور کو مبعوث کر کے ہی اس کے ذریعہ انہیں دوبارہ کھولنے کے سامان کرتا ہے۔

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہے کتنا دلنشیں اُس رحمتِ انوار کا سایا
زمیں پر آکے جس نے آسماں کا نُور پھیلایا
مبارک وہ جو اِس عالَم میں آبِ زندگی لایا
خُدا کا چہرۂ زیبا۔ زمانے بھر کو دکھلایا
خرد کی کم نگاہی کو جنُوں کا راز سمجھایا
نگاہ و دِل کو تڑپایا۔ تو رُوح و جاں کو گرمایا
وہ تنہا تھا۔ مگر تنہا ہر اک دُشمن سے ٹکرایا
نہ کچھ باطل سے وُہ جھجکا نہ کچھ ظلمت سے گھبرایا
ہر اک سختی گوارا کی۔ ہر اک بیداد کو جھیلا۔
ہر اک مشکل کو اپنایا۔ ہر اک اُلجھن کو سُلجھایا
ہزاروں آندھیوں کے سامنے اُس بندۂ حق نے!
ہر اک سیلاب کو روکا۔ ہر اک طُوفان پر چھایا
فدا اُس پر کہ جس نے بحر و بر کو نکہتیں بخشیں
نثار اُس پر کہ جس نے ریگِ صحرا کو بھی مہکایا
وہ جس کی چشمِ سحر انگیز سے تابانیاں پھُوٹیں
وہ جس کے حُسنِ عالمتاب سے ہر پھُول شرمایا
یہ اُسکی تابشِ حُسنِ کرامت تھی کہ کیا شے تھی
جُھکایا اپنا سر خورشید نے اور چاند گہنایا
ہر اک ملت پہ اپنی شفقتوں کے پھُول برسائے
ہر اک وادی پہ ابرِ سرمدی کا رنگ ٹپکایا
سلام اُس پر جو۔ اب بھی خانۂ دل کا اُجالا ہے
سلام اُس پر کہ جس سے ذاتِ حق کا بول بالا ہے۔

غزوۂ احد کی عظمت کو لوگوں کی نظروں سے گرانے کے لئے

معاندینِ اسلام کی طرف سے پراپیگنڈا اور اس کا جواب

محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری

چونکہ غزوۂ اُحد کے ظہورِ نتیجہ سے منافقین کی ذلت اور بزدلی اور ان کی ہوس اقتدار کی قلعی کھل گئی جسے اب تک انہوں نے مصلحت کے غلافوں میں چھپا یا ہوا تھا۔ دراصل ان منافقین کی مشرکین قریش کے ساتھ سازباز تھی۔ اسی لئے ان سے جنگ کرنا نہیں چاہتے تھے۔ جب ان کے لیڈر عبداللہ بن ابی کی رائے نہ مانی گئی تو اس نے اپنی پارٹی کو علیحدہ کر لیا۔ جب اس پر اعتراض ہوا کہ اس نے جہاد میں حصہ نہیں لیا وہ بزدل نکلا۔ ملی اور قومی فریضہ سے اس نے جی چرایا تو اس خفت سے بچنے اور جھوٹا وقار قائم رکھنے کی خاطر اس نے اور اس کے حامیوں نے مندرجہ ذیل مختلف قسم کے پروپیگنڈے شروع کر دیئے۔

پہلا پروپیگنڈا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (نعوذ باللہ) قومی امانت میں خیانت کی۔ میں نے قوم کے فائدہ کے لئے جو صحیح مشورہ دیا تھا اسے ٹھکرا دیا گیا جس کا نتیجہ دیکھ لیا قوم کو کیا نقصان پہنچا۔

دوسرا پروپیگنڈا

اگر یہ قومی امانت کی خلاف ورزی نہیں تھی تو احد میں شکست کی ذلت کیوں اٹھانی پڑی۔

تیسرا پروپیگنڈا

یہ جنگ جنگ نہیں تھی بلکہ خودکشی تھی جنگی اصول کی رو سے فریق مخالف میں کوئی نسبت تو ہونی چاہیئے۔ دشمن کی تعداد تین گنا۔ گویا پہاڑ سے سر ٹکرانا ہوا۔ اسی لئے میں نے عقلمندی سے اپنی پارٹی کو اس تباہی سے بچا لیا۔ چنانچہ وہ اور ان کے ساتھی کہنے لگے لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ۔ (آیت ۱۶۸)

چوتھا پروپیگنڈا

باقی مسلمانوں کو بھی ہم نے سمجھایا [illegible] ان میں سے دیوانوں نے جہاد کی بات نہ مانی [illegible] اور جوش جہاد میں نکل کھڑے ہوئے [illegible] ہار گئے۔ لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا (آیت ۱۶۹)

پانچواں پروپیگنڈا

مسلمانوں کے جوش جہاد کو ٹھنڈا کرنے اور ان کی ہمتیں پست کرنے کے لئے انہوں نے یہ بھی منادی شروع کر دی کہ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ (آیت ۱۷۴)

چھٹا پروپیگنڈا

علاوہ اس کے جب امن ملکی میں شامل ہونے والی معاہد اقوام سے قیام امن اور تحفظ ملکی کی خاطر چندہ مانگا جاتا تو وہ بھی انکار کرتے ہوئے یہ پروپیگنڈا کرتے کہ اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ (آیت ۱۸۲)

ساتواں پروپیگنڈا

اس کا ذکر آگے اپنے موقع پر آئے گا۔ اس قسم کے مکروہ پروپیگنڈوں کی بھرمار سے دشمن کا مقصد یہی ہے کہ مسلمانوں کا جذبہ جہاد فرو کر کے انہیں اپنے مقدس مذہب اسلام سے غافل رکھے اور اس شاہراہ ارتقاء سے انہیں ہٹا دے جس پر کہ وہ گامزن ہیں مگر یاد رکھو دشمن اس میں یقیناً ناکام ہوگا کیونکہ جو شخص رضوان الٰہی کی شاہراہ پر گامزن ہے بھلا وہ ایسے کیونکر شکست کھا سکتا ہے جو غضب الٰہی کا موجب بنا ہوا ہے۔ یقیناً اسی کے لئے نامرادی اور تباہی کی جہنم مقدر ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق آگے ارشاد ہے۔ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۔ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ (آیت ۱۶۳)

پس ذیل میں ان سب پروپیگنڈوں کا جواب دیا جاتا ہے۔

پروپیگنڈا اوّل

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ۔ (آیت ۱۶۲)

پہلا جواب

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ۔ بھلا نبی سے خیانت کا صدور کیونکر ممکن ہے۔ نبوت کا عہدہ تو اللہ تعالیٰ کے انتخاب سے ہوتا ہے۔ وہ اسی کو چنتا ہے جو اس کی نگاہ میں سب سے زیادہ اخلاق فاضلہ کے اعلیٰ جواہر کا حامل ہوتا ہے ارشاد ہے۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ۔ (انعام آیت ۱۲۵)

وہ تو اللہ کی نگاہ میں وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ کا قبلہ مقصود قرار پاتا ہے اور ہر وقت اللہ کی نظر عنایت اس مقدس وجود پر مرکوز رہتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو بالخصوص یہ ارشاد ہے کہ

فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا۔ (طور آیت ۴۹)

پس ایسے پاکباز وجود سے صدور خیانت کا کیا امکان؟

واضح ہو کہ غلول مطلق خیانت کو کہتے ہیں (غَلَّ غُلُوْلًا خَانَ۔ منجد) اور مال غنیمت کی چوری یا اس کی غیر صحیح تقسیم کو بھی غلول کہا جاتا ہے عام طور پر مفسرین جو اس آیت کی تفسیر میں دوسرے معنی لیتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس قسم کے الزام کا کوئی ثبوت نہیں اور عموماً مفسرین غیر معتبر روایات سے متاثر ہو کر اس قسم کا الزام پہاڑ کی درہ سے اترنے والوں پر دھرتے ہیں کہ انہوں نے اس قسم کی بدظنی کی۔ یہ ان صحابہ کے چال چلن پر حملہ ہے حالانکہ اس درہ پر جو تعینات تھے وہ تو بڑے اخلاص و ایمان والے تھے۔ ان سے ایسی بدظنی کی توقع کیونکر کی جا سکتی ہے اور تفاسیر کی روایت میں اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ چونکہ [illegible] تقسیم غنیمت کے متعلق ابھی [illegible] احکام نازل نہیں ہوتے تھے وہ دستور عرب کے مطابق کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حکم نہ فرما دیں کہ جو شخص جس قدر مال غنیمت اٹھائے وہ اس کا ہو جائے گا۔ لہذا یہ لوگ درہ سے اس لئے دوڑے کہ ہم بھی غنیمت میں حصہ لیں اس روایت کی تنقید میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"نقاشی کی اس روایت سے بدظنی اور خیانت کا وہ مفہوم جو صحابہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا بالکل بدل جاتا ہے اس صورت میں الفاظ صرف طنز کا مفہوم ادا کرتے ہیں۔ لیکن میں یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اس قسم کی بات جس میں طنز کے طور پر صحابہ کی طرف بدظنی منسوب ہو کہی جاتے۔ دراصل یہ روایت بھی صحیح نہیں کیونکہ سیاق و سباق سے اس کا کوئی جوڑ نہیں۔ ماقبل آیات میں ان منافقین کا ذکر ہے جو مدینہ میں رہ گئے تھے اور لڑائی میں جانے والوں کو طعنہ دیتے تھے..... احد میں جب مسلمانوں کو نقصان پہنچا تو کہنے لگے ہم نہ کہتے تھے کہ نہ جاؤ نقصان ہوگا مگر وہ لوگ جو درہ پر تھے مومن تھے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ منافقوں کے برخلاف فضل ہیں۔ پھر منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ذرا بھی تو نے ان سے سختی کی تو ان کا سارا بھانڈا پھوٹ جائے گا لیکن اے رسول تو ان سے نرمی کرتا چلا جا اور ان کے شر سے نہ ڈر۔ ان کی مختصر سی تعداد کر ہی کیا سکتی ہے اس کے بعد یہ آیت آتی ہے۔ ما کان لنبی ان یغل۔ اب دیکھو ان آیات میں درہ کا ذکر ہی نہیں بلکہ منافقوں کا ذکر ہے۔ پس یہ بات بھی منافقوں نے ہی کہی تھی۔"

(الفضل ۲۷ر جولائی ۱۹۵۶ء صفحہ ۳)

دوسرا جواب

وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ بالفرض اگر آپ سے خیانت سرزد ہوتی تو وہ اپنی تحریک میں کبھی کامیاب نہ ہو سکتے۔ کیونکہ قانون الٰہی کے ماتحت ہر تحریک کے ظہور نتائج کا ایک وقت ہوتا ہے خدا کا مامور نبی جو آسمانی سکیم اپنے ساتھ لاتا ہے اس کے ظہور نتیجہ کا بھی ایک وقت ہوتا ہے جب کہ طبائع انسانی میں انقلاب پیدا ہو کر ان کی لائی ہوئی تعلیم قبول کرنے کے لئے طبیعتیں تیار ہو جاتی ہیں۔ اگر بانی تحریک خائن ہوگا تو یقیناً اس کا نتیجہ اچھا نہیں نکلے گا۔ بلکہ اس وقت اس کی خیانت کے مختلف پہلو ایک ایک کر کے قوم کے سامنے آ جائیں گے۔ چنانچہ تاریخ عالم اس پر بیّن شاہد ہے۔

تیسرا جواب

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۔ عنقریب دنیا پر واضح ہو جائے گا کہ ان دونوں گروہوں یعنی نبی کے مخلص گروہ اور معترضین کے منافق گروہ میں سے پسندیدۂ خدا کون ہے اور غضب الٰہی کا مورد کون بنتا ہے چنانچہ واقعات نے اس کی جو فعلی شہادت ادا کردی اس پر غور کرو۔ دنیا میں انقلاب عظیم کس کے ہاتھ پر برپا ہوا! عرب و عجم کے وہ ممالک جو گہوارۂ شرک و کفر تھے ان میں توحید کا غلغلہ کس نے بلند کیا؟ فرمان الٰہی اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا شاندار جلوہ کس بدنصیب نے دکھایا؟ صحف انبیاء کی دس ہزار قدوسیوں کے آنے کی پیشگوئی کس نے پوری کی؟ جس سے اہل کتاب کی بھی آنکھیں کھل گئیں۔ قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کی بساط کس نے الٹ دی؟ پھر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کے بعد رب المشارق والمغارب کی ربانی صفت کا مظہر بن کر مشرقی اور مغربی اقوام کے مربیٔ اعظم کون قرار پائے؟ اب اس کے مقابل دوسرے گروہ کو دیکھو اور اس کی لاف و گزاف پر نگاہ ڈالو اور ان کے انجام پر غور کرو۔

اس منحوس گروہ کا انجام کیسا ہی بھیانک ہوا جب فرمان الٰہی فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ (اعراف آیت ۱۳) کی تکوینی تجلی کا وقت آیا اور غضب الٰہی کا کوڑا اس بدطینت گروہ پر پڑنے کا فیصلہ صادر ہوا اور اس پر فرد جرم قائم ہو کر ارشاد ذیل نازل ہوا اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۔ (توبہ آیت ۶۶) اور سورۃ بقرہ کی آیت ۱۱ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے نقاب کھولا تو ذرا رحمۃ للعالمین کو جو اب تک ہمیشہ ہی اس گروہ سے نرمی اور عفو و درگذر کا سلوک فرماتے رہے تھے فرمان الٰہی ہوا يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (توبہ آیت ۷۳)

آیت کے اس آخری جملہ پر غور کرو۔ سورۃ توبہ اور سورۃ آل عمران دونوں میں ایک ہی قسم کے الفاظ رکھ کر گویا اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا تھا کہ آل عمران میں جو اس گروہ کے متعلق پیشگوئی تھی۔ اس کے ظہور کے لئے سورۃ توبہ میں یہ فرمان جاری ہوا اس فرمان کے نزول سے قبل سورۃ احزاب میں انہیں وارننگ بھی دی گئی تھی اور متنبہ کیا گیا تھا کہ ان شرارتوں سے باز آجاؤ ورنہ اگلا قدم سخت اٹھایا جائیگا۔

چنانچہ فرمایا: لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ مَّلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا۔ (احزاب آیت ۶۱-۶۲)

(ترجمہ) اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں جھوٹی افواہیں پھیلاتے پھرتے ہیں باز نہ آئیں گے تو ہم تجھے ان لوگوں کے خلاف ایک دن کھڑا کردیں گے پھر وہ تیرے ساتھ اس شہر میں بہت تھوڑی مدت تک ہمسائیگی میں بسر کریں گے۔ ہر وہ جہاں کہیں بھی تمہارے قابو میں آئیں گے پکڑے جائیں گے اور قتل کئے جائیں گے کیونکہ اس وقت وہ خدا کی لعنت کے نیچے آگئے ہوں گے۔

اور سورۃ مائدہ میں ان منافقین کے مختلف گروہوں کی تفصیل بھی دے دی گئی جن میں سے بعض وہ ہیں جن کو قتل بھی کیا جا سکتا ہے یعنی وہ جنہوں نے مخالفوں کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیا۔ پس ان کی ان شرارتوں کے ظہور پر وہ نرمی جو پہلے ان سے کی جاتی تھی اب نہ رہی۔ سورۃ توبہ کے حکم کے نزول کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر ان منافقین کے متعلق اخراج از جماعت کی سزا کا فیصلہ فرمایا اور اس کے نفاذ کے لئے مدینہ میں جلسہ منعقد کیا اور اس میں ایک ایک منافق کا نام لے کر انہیں مجلس سے باہر نکال دیا چنانچہ روایات میں ہے۔ اخرج ابن مردویہ عن ابی مسعود الانصاری قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبۃ ما شہدت مثلہا قط فقال ایہا الناس ان منکم منافقین فمن سمیتہ فلیقم ثم قال قم یا فلان قم یا فلان حتی قام ستۃ وثلاثون رجلاً ثم قال ان منکم وان منکم فسلوا اللہ العافیۃ وفی روایۃ ابن عباسؓ فقال قم یا فلان فاخرج فاخرجہم باسماءہم (تفسیر در منثور)

ترجمہ: ابو مسعود انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اس جیسا خطبہ میں نے کبھی نہیں سنا فرمایا۔ اے لوگو! تم میں سے بعض لوگ منافق ہیں جن کا میں نام لوں اسے اٹھ کھڑا ہونا چاہیئے۔ (اے فلاں اٹھ اور فلاں تو بھی اٹھ۔ یہاں تک کہ چھتیس آدمی اٹھ کھڑے ہوئے پھر فرمایا تم میں سے بعض اور بھی ہیں اس فقرہ کو حضور نے تین دفعہ دہرایا اور فرمایا میں تم اللہ تعالیٰ سے اپنی عافیت کی دعا کرو اور ابن عباس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ فرمایا۔ او فلاں تو اٹھ اور یہاں سے نکل جا۔ پس حضور نے ان کے نام لے لے کر انہیں نکالدیا۔ (تفسیر در منثور)

اور جب انہیں نکالا گیا تو کوئی بھی حامی و ناصر نہ ہوا۔ ان کی نصرت و حمایت کے سب اسباب منقطع ہوگئے اور خدائے ذوالجلال کی وہ جلالی پیشگوئی بڑی شان و شوکت سے پوری ہوئی جو فرمایا تھا سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ (انعام آیت ۱۲۵)

ترجمہ: وہ لوگ جو نبی کے خلاف سازشیں کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں انہیں عنقریب اللہ کی طرف سے ذلت اور سخت عذاب پہنچے گا اور سورۃ بقرہ میں فرمایا۔ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ (آیت ۱۶۷)

کاش کہ وہ لوگ اس وقت کو دیکھ لیتے جب وہ لوگ جن کی فرمانبرداری کی جاتی تھی ان لوگوں سے جو فرمانبردار تھے الگ ہو جائیں گے اور عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ اور ان کی نجات کے اسباب منقطع ہو جائیں گے اس سے پہلے ان منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی کو جو ذلت پہنچی وہ بھی حیرت انگیز ہے۔ ایک غزوہ سے واپسی کے موقعہ پر جب اسے اپنے منصوبے کی کامیابی پر یقین تھا اس پر اتراتے ہوئے تکبر و نخوت سے بھرپور ہو کر اس نے یہ کہہ دیا کہ ہم مدینہ پہنچیں گے تو معزز ذلیل کو وہاں سے نکال دیگا لیخرجن الاعز منہا الاذل (منافقون آیت ۹) قدرت خداوندی دیکھو اس کا بیٹا جو شمع نبوت کا پروانہ تھا مدینہ پہنچنے پر شہر کے دروازہ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور تلوار نکال کر باپ کو یوں مخاطب ہوا۔ سواری سے نیچے اترو اور سب اہل مدینہ والوں کے سامنے بلند آواز سے یہ کہو کہ مدینہ کے سب سے معزز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور سب سے ذلیل میں ہوں جب[3]

[3] تک یونہی کھڑے ہو گے مدینہ میں داخل نہ ہونے دوں گا۔ اگر انکار کیا تو سر کاٹ دوں گا۔ اس پر عبداللہ ڈر گیا اور سب کے سامنے وہ الفاظ دہرائے۔ (السیرۃ حلبیہ) (باقی)

آہ! ہمارے شفیق استاد رخصت ہوگئے

مکرم منصور احمد صاحب عمر شاہد۔ جرنلزم سٹوڈنٹ۔ اسلام آباد یونیورسٹی

الفضل کی اس خبر نے کہ ہمارے نہایت درجہ شفیق اور مہربان استاد محترم چوہدری عبدالرحمان صاحب بنگالی اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے غریب الوطنی کی حالت میں امریکہ میں جام شہادت نوش فرما چکے ہیں۔ دل میں ایک عجیب تلاطم برپا کر دیا۔

آپ کا نہایت نورانی اور ہنس مکھ چہرہ آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا — خدا گواہ کہ آپ کی میٹھی گفتگو اب بھی کانوں میں رس گھول رہی ہے — آپ کے اس شفقت بھرے ہاتھ کا لمس اب بھی میرے کندھے محسوس کر رہے ہیں جو میری حوصلہ افزائی کا موجب ہوتی تھی اور سب سے بڑھ کر آپ کی وہ دعائیں جو ایک دردمند دل سے اٹھتی تھیں مجھے اب بھی سہارا دے رہی ہیں۔

آپ کے مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر بے انتہا احسانات ہیں سردست صرف احسان کا تذکرہ کرنے کے ہی قابل ہوں۔

غالباً چھٹی یا ساتویں کی بات ہے۔ ایک روز میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں فجر کے وقت اسمبلی کی تلاوت سے فارغ ہو کر واپس آیا تو مجھے علیحدہ لے جا کر بہت پیار سے فرمایا بڑے ہو کر کیا بنو گے —؟ اس اچانک سوال سے میں کچھ گھبرا سا گیا بس پڑھ لکھ کر کچھ کام کروں گا۔ میرا یہ جواب سنکر فرمایا کہ تم مبلغ کیوں نہیں بنتے ہو!! منفی میں جواب سنکر کچھ غمزدہ سے ہو گئے فرمانے لگے کہ تم تلاوت تو اس طرح کرتے ہو جیسے مبلغ کرتے ہیں! اگر کچھ بننا ہے تو بس مبلغ ہی بنو!! — کھیل کود کا زمانہ تھا اس انمول نصیحت کی قدر نہ پہچان سکا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس وقت سے یہ بات میرے دل میں نقش ہو گئی کہ اس لائن کو ہی اختیار کیا جا سکتا ہے اس مہربان شفیق دعاگو اور روایتوں کو زندہ رکھنے والے وجود سے یہ ممکن ہی نہیں کہ یہ نصیحت دعا سے خالی رہی ہو نامعلوم وہ رات کتنی بار مجھ ناچیز انسان کے لئے خدا کے حضور رویا ہوگا! اور کتنی بار اس نے میری خاطر غم اٹھایا ہوگا — جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران میں نے ایک مرتبہ یہ واقعہ بیان کیا۔ اور یہ بھی بتایا کہ میں آجکل جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہوں۔ قلم میں یہ طاقت کہاں کہ اس خوشی کی لہر کو کاغذ کے صفحہ پر پیدا کرسکے جو اس معصوم چہرہ پر دوڑ گئی۔

بھلا ممکن ہے کہ ایسا وجود بھلایا جاسکے۔ میرے استاد! تم زیر زمیں جا چکے تہہ خاک بچھونا بنا چکے۔ لیکن سچ جاننا۔ میری نظروں سے اوجھل نہیں ہو۔ تم تو جنت کی رونق لوٹ رہے ہو۔ اے کاش ہمیں بھی تمہاری معیت حاصل ہو جائے تم پر خدا کی ہزاروں رحمتیں ہوں۔ ہزاروں سلام ہوں۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمولین نئی اور پرانی خارش داد چنبل کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کے لئے زود اثر مرہم
قیمت: ایک روپیہ حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائل پور فون ۶۹۰۶

زمیندار اور مزارع حضرات توجہ فرمائیں

فصل ربیع (ہاڑی) کی برداشت شروع ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے زمینداروں اور مزارعین حضرات کی کمائی میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے تا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی عزیز کمائی کی قربانی پیش کر کے اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا خوشنودی اور اس کے انعامات کے وارث ہوں
سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

۱۔ زمیندار احباب جن کی زمین (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو، وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے (تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں) دیا کریں۔

۲۔ مزارع احباب جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

موصی صاحبان کی فوری توجہ کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں دفتر بہشتی مقبرہ کے ریکارڈ کی تکمیل کے لئے تمام موصی صاحبان کے فوٹوز کی فوری ضرورت ہے (خواتین شامل نہیں) لہٰذا تمام موصی صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اپنا پاسپورٹ سائز فوٹو جس پر موصی کا نام۔ ولدیت۔ نمبر وصیت۔ اور جگہ درج ہو سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو فوری ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

ضروری تصحیح

الفضل ۲۹ اپریل کے صفحہ ۶ پر چندہ دہندگان سائنس بلاک کی ایک فہرست چھپی ہے اس میں تیسرے نام "خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ اسماعیل صاحب گھوڑا گلی کی بجائے" خورشید بیگم بنت چوہدری محمد اسماعیل صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر موضع کھیوا باجوہ ضلع سیالکوٹ پڑھا جائے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳۸

مجلس صحت ربوہ کے زیر اہتمام آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

گزشتہ روز مجلس صحت کے تحت آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ ٹی آئی کالج کورٹس میں تین دن پورے زور شور سے جاری رہ کر اختتام پذیر ہو گیا۔ اس ٹورنامنٹ میں کل ۸ ٹیموں نے حصہ لیا۔ تمام میچز میں کھلاڑیوں نے اپنے کھیل کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ فائنل کالج ڈگری ٹیم اور فضل عمر کلب کے مابین ہوا۔ کالج ڈگری ٹیم نے مخالف ٹیم کو ۴۰ کے مقابلہ پر ۴۵ پوائنٹ سے شکست دے کر اول پوزیشن حاصل کی۔ فائنل مقابلہ اور تقسیم انعامات کی تقریب میں مکرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) مہمان خصوصی تھے۔ تقسیم انعامات کی تقریب تلاوت کلام پاک سے ہوئی۔ جو طالب علم عابد رحمٰن صاحب نے کی۔ بعدہ صدر ٹورنامنٹ کمیٹی مکرم منور شمیم صاحب خالد نے استقبالیہ ایڈریس اور ٹورنامنٹ کے کوائف پیش کئے۔ آپ نے کہا کہ مجلس صحت کا پروگرام جاری فرما کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملک و قوم پر ایک عظیم احسان کیا ہے اور اس تحریک کے زبردست نتائج حاصل ہوں گے۔ مختصر عرصہ میں بہت سے آل ربوہ ٹورنامنٹس کے انعقاد کے علاوہ ربوہ میں ہر طرف صفائی اور تندرستی کے برقرار رکھنے کے لئے ایک نیا احساس بیدار ہو چکا ہے۔ رپورٹ کے بعد محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) نے اول اور دوم آنے والی ٹیموں نیز نوخیز کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ بعد میں اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ مجھے از حد خوشی اور اطمینان ہے کہ ہمارے نئے کھلاڑیوں نے پرانے کھلاڑیوں کی طرح باسکٹ بال کی عظیم روایات کو قائم رکھا ہے اور کھیل کے معیار کو بلند کیا۔ اور امسال پنجاب یونیورسٹی چیمپئن شپ جیت کر ایک بار پھر یہ اعزاز حاصل کیا ہے۔ الحمدللہ۔ آپ نے توقع ظاہر کی آئندہ بھی اس اعزاز کو برقرار رکھا جائے گا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔

مجالس خدام الاحمدیہ ہفتہ وصولی منائیں

از یکم احسان (جون) تا ۷ احسان (جون) ۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ یکم احسان (جون) تا ۷ احسان (جون) ہفتہ وصولی منائیں۔ اس ہفتہ کے دوران ہر خادم تک پہنچا جائے۔ اور بقایا جات وصول کئے جائیں۔ دیہات میں اس وقت گندم کی فصل اٹھائی جا رہی ہے دیہاتی مجالس کے لئے یہ سنہری موقعہ ہے ایسی مجالس اس ہفتہ کے دوران اپنا بجٹ سو فیصد ادا کر سکتی ہیں شہری مجالس بھی اس ہفتہ کے دوران خصوصی کوشش فرمائیں۔
چندہ مجلس کے علاوہ چندہ سالانہ اجتماع اور تعمیر ہال بھی آپ کی خصوصی توجہ کا مستحق ہے اس ہفتہ کے اختتام پر اپنا چندہ اور رپورٹ مرکز کو ارسال فرمادیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قرارداد تعزیت

اساتذہ اور طلبہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت منظور کی گئی: ہم جملہ اساتذہ و طلبہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم کے والد محترم صوفی عطا محمد صاحب کی وفات پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہیں مرحوم دعا گو عابد زاہد بزرگ تھے ان کی ذات باصفات ہم سب کے لئے باعث صد افتخار تھی۔ ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے (آمین) اور محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب کو اس سانحہ جانکاہ پر صبر جمیل عطا فرمائے آمین
(دستخط کارکنان اساتذہ و طلبہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی بہو دماغی عارضہ میں مبتلا ہو گئی ہے۔ میرے بیٹے عزیز عطاء اللہ فزیو تھراپسٹ کراچی علاج کے لئے لے گئے ہیں۔ احباب کرام کامل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (اللہ بخش ریلوے گارڈ خانپور)

۲۔ محترم میاں امیر الدین صاحب بھارت نگر لاہور بعارضہ دمہ بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا عطا فرمائے آمین (مشتاق احمد عبدالحی بن بازار وزیرآباد)

۳۔ کافی عرصہ سے میرے گھٹنے میں درد ہے۔ آج کل سوجن بھی ہو گئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت سے نوازے۔ آمین۔

(ایم غلام محمد بلاک نمبر ۲۲ سرگودھا)

ھوالشافی
نظام ہضم کی دوا ڈائی جسٹین
پیٹ درد، بدہضمی، ریاح اور بھوک کی کمی وغیرہ کا بہترین علاج ۱/- ۳/-
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کلینک گولبازار ربوہ

مرض اٹھرا کا شافی علاج محبوب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں ۲۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۶۳۴ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کی انیسویں مرکزی تربیتی کلاس ربوہ میں شروع ہو گئی

کلاس کا افتتاح محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے قیمتی نصائح اور اجتماعی دعا سے فرمایا

ربوہ ۲۶ ہجرت۔ آج چھ بجے شام ایوان محمود میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں تربیتی کلاس ایوان محمود کے وسیع و عریض ہال میں شروع ہو گئی۔ کلاس کا افتتاح محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے خدام سے ایک اہم خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا۔

کلاس کے پہلے روز ہی گزشتہ سال کی نسبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں شامل ہونے والی مجالس اور نمائندگان میں نمایاں اضافہ ہوا۔ جبکہ ابھی ملک کے طول و عرض سے دینی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کی غرض سے خدام احمدیت متواتر مرکز سلسلہ میں پہنچ رہے ہیں۔

افتتاحی تقریب چھ بجے شام مہمان خصوصی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کے تشریف لانے پر شروع ہوئی۔ اس موقعہ پر طلباء و اساتذہ کے علاوہ متعدد دیگر احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ کارروائی کا آغاز مکرم شیخ حبیب الرحمٰن صاحب مغل پورہ لاہور نے تلاوت قرآن پاک سے کیا جس کے بعد صدر مجلس محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے خدام سے ان کا عہد دہرایا۔ بعد ازاں خوشاب کے ایک خادم صادق محمد حسین صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔ تلاوت و نظم کے بعد تربیتی کلاس کے ناظم اعلیٰ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے اس کلاس کی مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں بتایا گیا تھا کہ یہ کلاس حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں شروع ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے بجٹ نمائندگی مجالس اور تعداد طلباء کے اعتبار سے بتدریج ترقی کرتی جا رہی ہے۔ خدام دور دراز مقامات سے اس کلاس سے مستفید ہوتے ہیں۔ رپورٹ میں اس کلاس میں مجالس اور خدام کی نمائندگی کا جو گراف دیا گیا تھا اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ کس طرح یہ کلاس ترقی کر رہی ہے ۱۹۶۷ء میں ۳۰ مجالس کے ۱۰۱ خدام اس میں شامل ہوئے تھے جبکہ گزشتہ سال ۱۸۸ مجالس کے ۳۰۱ خدام نے اس میں شرکت کی۔ اور اس سال اس وقت تک ۲۱۶ مجالس کے ۳۰۴ خدام آ چکے ہیں اور ابھی اس میں خاصا اضافہ ہونے کی توقع ہے۔

رپورٹ پڑھی جانے کے بعد تربیتی کلاس کے ناظم صاحب اعلیٰ کی درخواست پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے اپنے اہم خطاب اور پھر اجتماعی دعا کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا

آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہر کام کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے سے کیا کرتے تھے۔ سو میں بھی حضور کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے نام سے اس کلاس کا افتتاح کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اسے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو شفاءٌ للناس قرار دیا ہے قرآن ہی کی بدولت اسلام نے دنیا میں عظیم انقلاب بپا کیا۔ اسی قرآن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا اور اس کے ذریعہ آپ نے اس زمانہ میں یہ ثابت کیا کہ اسلام زندہ مذہب ہے ہمارا خدا زندہ خدا ہے ہمارا رسول زندہ رسول ہے اور ہماری کتاب یعنی قرآن پاک زندہ کتاب ہے یہی زندگی احمدیت کا طرۂ امتیاز ہے۔

آپ نے فرمایا جو طلباء اس کلاس میں شامل ہو رہے ہیں وہ خلوص نیت اور محنت و شوق سے قرآنی علوم سیکھنے کی کوشش کریں۔ آپ نے قرآن پاک سے استدلال کرتے ہوئے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ (۱) جو کچھ پڑھیں اس پر تدبر اور غور و فکر کرنے کی کوشش کریں۔ (۲) اپنی نیت یہ رکھیں کہ ہم نے جو کچھ سیکھنا ہے اسے دوسروں تک بھی پہنچانا ہے اور اپنے اپنے مقام پر خدام کی تربیت کرنا ہے (۳) استادوں کی اور کلاس کے مقررہ نظام کی پوری طرح اطاعت کریں۔ اور ہر بات میں ادب و احترام کو ملحوظ رکھیں۔ (۴) دینی علوم سیکھنے کی جدوجہد کرنے کے ساتھ ہی دعاؤں پر بھی خاص طور پر زور دیں تا کہ اللہ تعالیٰ صحیح معنوں میں انہیں قرآنی علوم سیکھنے کی توفیق دے آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح خدام الاحمدیہ کی انیسویں مرکزی سالانہ تربیتی کلاس شروع ہو گئی۔

ربوہ اور حیدر آباد سندھ

میں پلاٹ برائے فوری فروخت

ربوہ محلہ دارالنصر میں ایک کنال کا پلاٹ ہے اور حیدر آباد سندھ لطیف آباد میں ۲ ۱/۲ کا کارنر پلاٹ نہایت باموقعہ ہے دونوں پلاٹ مناسب قیمت پر قابل فروخت ہیں خواہشمند احباب اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں اور مندرجہ ذیل پتہ پر فوراً مطلع فرماویں۔ دفتر کا فون نمبر ۶۳۳۷۱ گھر کا فون نمبر ۸۳۱۴۹۔ اے آر چغتائی مغل اسٹیٹ ایجنسی

۶۵ شاہراہ قائد اعظم لاہور

یوم خلافت کی تقریب پر علمائے سلسلہ کی تقاریر (بقیہ صفحہ اول)

آپ کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر نے خلافت کے موضوع پر اپنی نظم پڑھی جس کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ نے بتایا کہ سورۂ نور میں خلافت کے ذریعہ نور نبوت کے تسلسل کو برقرار رکھنے کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ خلافت ایک ایسا ریفلیکٹر ہے جو نور نبوت کی روشنی کو دور تک پھیلاتا ہے خلیفۂ وقت کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر قبولیت کا شرف عطا فرماتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں غلبۂ دین کی مہم کو کامیابی کے ساتھ چلاتا ہے چنانچہ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ غلبہ اسلام کی مہم کامیابی سے جاری ہے اشاعت اسلام کے راستے سڑکوں سے بدل کر شاہراہوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اور اب وسیع سے وسیع تر ہوتے جا رہے ہیں آپ کی تقریر کے بعد مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے اپنی نظم پڑھی۔ آخر میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے فیضان خلافت سے استفادہ کے ذرائع کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ نے موضوع کی اہمیت پر روشنی ڈالنے کے بعد بتایا کہ خلافت کے نور سے مستفید ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے قلوب کو آئینہ کی طرح صاف و شفاف بنا لیں تا کہ اس میں سے یہ نور منعکس ہو کر دنیا میں پھیلتا چلا جائے قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ فیضان خلافت کو حاصل کرنے کے لئے ایمان بالخلافت کے تمام تقاضوں کو پورا کرنا [illegible] ضروری ہے کہ اعمال صالحہ یعنی مناسب حال اعمال بجا لائیں اور خلیفہ وقت جو بھی تحریک کریں اس پر لبیک کہیں۔ ہمیں ان ست الصلوٰۃ سے محبت اور ہمدردی اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔

مکرم مولوی دوست محمد صاحب کی تقریر کے بعد مکرم نسیم سیفی صاحب نے خلافت کی اہمیت سے متعلق اپنے چند قطعات پڑھ کر سنائے۔ آخر میں صدر جلسہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مختصر تقریر میں بتایا کہ آج دنیا کے پردے پر صرف جماعت احمدیہ کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ اس میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہے۔ خلافت ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ اکسیر اعظم ہے ایک نہایت قیمتی اور نایاب ہیرا ہے جس کی بدولت ہم میں اتحاد قائم ہے ہم ایک مضبوط اور فعال مرکز سے وابستہ اور ترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس نعمت عظمیٰ کی قدر کریں اور اسکی قدر دانی کا ایک طریق یہ ہے کہ ہم اس نعمت کو برقرار رکھنے کے لئے خلیفہ وقت کے ساتھ دعاؤں کا محکم رشتہ قائم رکھیں اور اس کی تمام تحریکات پر بشاشت قلب کے ساتھ لبیک کہیں تا کہ وہ مقصد پورا ہو جس کی خاطر اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے۔

ساڑھے نو بجے اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

آل ربوہ ہاکی ٹورنامنٹ ——— ۲۹-۳۰-۳۱ مئی

مجلس صحت کے زیر اہتمام تعلیم الاسلام کالج ربوہ آل ربوہ ہاکی ٹورنامنٹ کا انعقاد ۲۹، ۳۰، ۳۱ مئی کو کر رہی ہے ضروری معلومات سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی ایم اے انور سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

شائقین حضرات سے درخواست ہے کہ نیو کیمپس ہاکی گراؤنڈ میں تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرماویں۔ (سیکرٹری ہاکی ٹورنامنٹ کمیٹی)

درخواست دعا: مکرم چوہدری سیفی عالم خان صاحب چنگوی اور مکرم محمد عبداللہ صاحب بھٹی ایک لمبے عرصے سے علیل ہیں احباب ان دونوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ (مرزا عزیز احمد قائد مجلس عزیز آباد کراچی)

ضرورت ڈرائیور

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی مائیکرو بس کے لئے ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ لائسنس یافتہ احمدی دوست جو دین کی خدمت کا شوق رکھتے ہوں فوری طور پر اپنی درخواستیں صدر صاحب مقامی کی سفارش کے ساتھ دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ میں بھجوا دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴